پتنگ اڑانے، بنانے اور بیچنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ پتنگ اڑانے، بنانے اور فروخت کرنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

موجودہ دور میں جس انداز میں پتنگ بازی رائج ہے، جو انتہائی بے پردگی، بے حیائی، بیہودگی، شور شرابے، گانے باجے، ہوائی فائرنگ، ایذائے مسلم، پڑوسیوں کے حقوق کی بربادی، کروڑوں اربوں روپے کے بجلی کے نظام کی تباہی، گردنیں کاٹنے، راہ گیروں کو زخمی کرنے، جانیں ہلاک کرنے، اور اس طرح کے محرمات کا مجموعہ ہے۔ ایسی پتنگ اڑانا، بنانا اور فروخت کرنا شرعاً سب ناجائز و گناہ ہے۔ پتنگ اڑانا ایک فضول و عبث کھیل ہے، جس کا دینی یا دنیاوی اعتبار سے کوئی فائدہ نہیں اور نقصان بے شمار ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسلمان کے لیے اس طرح کے ہر لہو و لعب کھیل کو ناجائز قرار دیا ہے۔

دل میں ایمان رکھنے والا یا انسانیت کی کچھ رَمَق رکھنے والا بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ پتنگ اڑانے میں لوگوں کو جانی و مالی ضرر پہنچتا رہتا ہے۔ پتنگ بازی کے ایام میں ہزاروں خبریں موصول ہوتی ہیں کہ راہ چلتے یا سواری پر سفر کرتے ہوئے گلے پر ڈور پھرنے سے فلاں کی جان چلی گئی یا کسی

حادثے کا شکار ہو گیا اور ڈور یا پتنگ کے بجلی کی تاروں میں الجھنے سے بھی مالی و جانی نقصانات ہوتے رہتے ہیں اور دین اسلام کا قطعی اور پُر زور حکم ہے کہ لوگوں کو جانی مالی نقصان نہ پہنچایا جائے۔

پتنگ بازی میں دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ پتنگ اڑانا، بنانا اور فروخت کرنا قانوناً جُرم ہے، جس کے مرتکب کو سزا اور ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسلامی حکم یہ ہے کہ ملک کا ایسا قانون جو خلافِ شرع نہ ہو اور اس کا ارتکاب قانوناً جرم ہو، جس بنا پر سزا اور ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہو، تو ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا شرعاً بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ خود ذلیل ہونا ہے اور یہ عمل بھی ناجائز و گناہ ہے، لہذا پتنگ اڑانا، بنانا اور فروخت کرنا قانونی اور شرعی دونوں اعتبار سے جائز نہیں۔

پتنگ بنانا اور فروخت کرنا چونکہ اِسی مروجہ ناجائز و حرام پتنگ بازی کے گناہ کے لیے متعین ہے کیونکہ پتنگیں فقط اڑانے کے لیے ہی بنائی اور فروخت کی جاتی ہیں، اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں کی جاتیں، تو یہ گناہ پر تعاون ہے اور گناہ پر تعاون بھی گناہ ہوتا ہے۔

ہر بے فائدہ و فضول کھیل کی ممانعت کے بارے میں المعجم الاوسط میں ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل لھو یکرہ إلا ملاعبۃ الرجل امرأتہ، ومشیہ بین الھدفین، وتعلیمہ فرسہ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر فضول کام مکروہ ہے، سوائے یہ کہ مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا (یعنی بیوی سے دل لگی کرنا) اور دو ہدفوں کے درمیان نشانہ لگانا یعنی تیز اندازی کرنا اور اپنے گھوڑے کو شائستگی سکھانا۔

(المعجم الاوسط، ج07، ص170، مطبوعہ دار الحرمین، القاھرہ)

در مختار و رد المحتار میں ہے: ”وکرہ کل لھو (ای: کل لعب وعبث ،فثلاثۃ بمعنی واحد)۔لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: کل لھو المسلم حرام الا ثلاثۃ: ملاعبتہ اھلہ وتادیبہ لفرسہ ومناضلتہ بقوسہ“ ترجمہ: اور ہر فضول (یعنی بیکار، بے فائدہ ،پس تینوں ایک ہی معنی میں

استعمال ہوتے ہیں) کھیل مکروہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ مسلمان کا ہر کھیل حرام ہے، سوائے تین کھیلوں کے:(1)شوہر کا اپنی بیوی سے کھیلنا یعنی دل لگی کرنا(2)اور اپنے گھوڑے کو شائستگی سکھانا(3)اور تیر اندازی کرنا۔

(درمختار ورد المحتار، ج09، ص651، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:"کنکیا(پتنگ) اڑانے میں وقت، مال کا ضائع کرنا ہوتا ہے، یہ بھی گناہ ہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج24، ص659، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

احکامِ شریعت میں ہے:"کنکیا(پتنگ) اڑانا لہو لعب ہے اور لہو ناجائز ہے، حدیث میں ہے:" کل لھو المسلم حرام الافی ثلث۔ مسلم کے لیے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔" **(احکامِ شریعت، حصہ اول، صفحہ58، مطبوعہ مشتاق بک کارنر)**

لوگوں سے ضرر کو دور کرنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" لا ضرر ولا ضرار، من ضار ضرہ اللہ، ومن شاق شق اللہ علیہ" ترجمہ: نہ ضرر لو، نہ ضرر دو، جو ضرر دے اللہ عزوجل اس کو ضرر دے اور جو مشقت کرے اللہ عزوجل اس پر مشقت ڈالے۔ **(سنن الدارقطنی، ج4، ص51، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)**

خود کو ذلت میں ڈالنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ اور مشکوۃ المصابیح میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمومن ان یذل نفسہ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے لیے جائز نہیں کہ خود کو ذلت ورسوائی میں مبتلا کرے۔

(جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب ما جاء فی النھی عن سب الریاح، ج02، ص498، مطبوعہ لاہور)

امام محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:" اذلال النفس حرام" ترجمہ: نفس

کو ذلت پر پیش کرنا حرام ہے۔

(البنایہ شرح الھدایہ، کتاب النکاح، ج04، ص619، مطبوعہ کوئٹہ)

خلافِ قانون امر کا ارتکاب کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً، ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے، شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لیے جرمِ قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لیے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، ج20، ص192، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ناجائز کام پر مدد کرنے کی ممانعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“

(القرآن، سورۃ المائدہ، آیت 2)

مذکورہ بالا آیت کے تحت امام ابو بکر احمد الجصاص رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ نھی عن معاونۃ غیرنا علی معاصی اللہ تعالی ”ترجمہ: آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ میں اللہ تعالی کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(احکام القرآن، ج2، ص429، مطبوعہ کراچی)

شیخ القرآن مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں: ”یہ انتہائی جامع آیت مبارکہ ہے... گناہ اور ظلم میں کسی کی بھی مدد نہ کرنے کا حکم ہے۔ کسی کا حق مارنے میں دوسروں سے تعاون کرنا، رشوتیں لے کر فیصلے بدل دینا، جھوٹی گواہیاں دینا، بلاوجہ کسی مسلمان کو پھنسا دینا، ظالم کا اس کے ظلم میں ساتھ دینا، حرام و ناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں کسی بھی طرح شریک ہونا، بدی کے اڈوں میں نوکری کرنا، یہ سب ایک طرح سے برائی کے ساتھ تعاون ہے اور ناجائز ہے۔“

(تفسیر صراط الجنان، ج02، ص424، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

درمختار میں ہے:"فاذاثبت کراھۃ لبسھاللتختم ثبت کراھۃ بیعھاوصیغھالمافیہ من الاعانۃ علی مالایجوز،وکل ماأدی الی مالایجوزلایجوز"ترجمہ:جب ان (مرد کے لیے سونے اور مردوعورت کے لیے پیتل اور تانبے)کی چیزوں کی انگوٹھیاں پہننے کی ممانعت ثابت ہوگئی،تواس کے بیچنے اوربنانے کی کراہت بھی ثابت ہوگئی،کیونکہ اس میں ناجائزکام پر مدد کرنا ہے اور ہر وہ کام جوناجائزکام کی طرف لے جائے،وہ بھی ناجائز ہوتا ہے۔

(درمختار، کتاب الحظروالاباحۃ،فصل فی اللبس،ج09،ص595،مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:"(سوال کیاگیاکہ)ایک شخص لوہے اور پیتل کازیوربیچتاہے اورہندو مسلمان سب خریدتے ہیں اورہرقوم کے ہاتھ وہ بیچتاہے،غرض کہ یہ وہ جانتاہے کہ جب مسلمان خریدکریں گے،تواس کوپہنیں گے،توایسی چیزوں کافروخت کرنامسلمان کے ہاتھ جائزہے کہ نہیں؟ توآپ نے جواباًارشادفرمایا:"مسلمان کے ہاتھ بیچنامکروہِ تحریمی(ناجائزوگناہ)ہے۔"

(فتاوی رضویہ،ج22،ص129،مطبوعہ رضافاؤنڈیشن،لاھور)

جس چیز کی ذات کے ساتھ معصیت قائم ہو،اس چیز کی بیع کے مکروہ تحریمی ہونے کے بارے میں درمختار میں ہے:"ان ما قامت المعصیۃ بعینہ یکرہ بیعہ تحریما(لتعلیلھم بالاعانۃ علی المعصیۃ)عبارۃالقوسین لردالمحتار"ترجمہ:بیشک جس کے عین یعنی ذات کے ساتھ معصیت(گناہ)قائم ہو،تواس کی بیع مکروہ تحریمی ہے(یعنی ناجائزوگناہ ہے)،کیونکہ فقہائے کرام نے اس کی علت یہ بیان فرمائی کہ یہ گناہ پرمدد کرنا ہے(قوسین میں ردالمحتار کی عبارت ہے)۔

(درمختارو ردالمحتار، کتاب الجھاد،باب البغاۃ،ج06،ص309،مطبوعہ کوئٹہ)

عین کے ساتھ معصیت قائم ہونے کے معنی کے بارے میں جدالممتار میں ہے:"فاعلم ان معنی ماتقوم المعصیۃ بعینہ ان یکون فی اصل وضعہ موضوعا للمعصیۃ او تکون ھی المقصود العظمی منہ۔۔۔۔۔فماکان مقصودہ الاعظم تحصیل معصیۃ معاذاللہ تعالی کان شراؤہ دلیلاواضحاعلی ذلک القصدفیکون بیعہ اعانۃ علی المعصیۃ"ترجمہ:تم یہ بات سمجھ لوکہ عین کے ساتھ معصیت قائم

ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اصل وضع میں ہی معصیت کے لیے بنائی گئی ہو یا اس سے مقصود اعظم ہی معصیت ہو، پس جس شے کا مقصود اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، معاذاللہ تعالی، تو اس کا خریدنا گناہ کے قصد پر واضح دلیل ہے، پس اس شے کا بیچنا گناہ پر مدد کرنا ہے۔

(جدالممتار، کتاب الحضر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج7، ص76، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مذکورہ بالا در مختار، جد الممتار اور فتاوی رضویہ کی عبارات سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جو ناجائز کام کی طرف لے جانے میں متعین ہو یا جس کا مقصود اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، تو ان کو بنانا اور فروخت کرنا، مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہے۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ پتنگ بنانے اور فروخت کرنے کا اصلِ مقصد و استعمال اڑانا ہی ہوتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور کام میں پتنگ استعمال نہیں ہوتی، لہذا جس طرح مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھیاں بنانا اور فروخت کرنا پہننے والے کے گناہ پر مدد کرنے کی وجہ سے گناہ ہے، اسی طرح پتنگ بنانا اور فروخت کرنا اڑانے والے کی گناہ پر مدد کرنے کی وجہ سے گناہ ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

11 رجب المرجب 1442ھ 24 فروری 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے